حصہ ب

مختصر سوالات و جوابات

سوال نمبر 02:

(vii):

6/3

جواب:

مغربی جمہوریت متحدہ ہندوستان میں
ناقابل عمل اس لیے نہیں کہ ہندوستان میں
دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد تھیں۔
اگر مغربی جمہوریت متحدہ ہندوستان میں بغیر
کسی ردوبدل کے رائج ہو جاتی تو مسلمان
اقلیت میں ہونے کے ناطے ہمیشہ کیلئے ہندوؤں
کے غلام بن کر رہ جاتے۔ کیونکہ مسلمان اقلیت
میں تھے اور ہندو اکثریت میں تھے۔

KHYBER PAKHTUNKHWA

(7)

جواب:

حضرت عمرؓ کے رفاہِ عامہ کیلئے اقدامات

حضرت عمرؓ
کے رفاہِ عامہ کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے۔
معذوروں اور حاجت مندوں کیلئے تنخواہیں مقرر کرنا۔
غریبوں کیلئے لنگرخانے قائم کرنا۔
لاوارث بچوں کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔
بچوں کی پیدائش پر وظیفہ مقرر کرنا۔
آپؓ نے پہلی مرتبہ پنشن کا نظام رائج کیا۔
آپؓ نے آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے
کیلئے نہریں کھدوائیں۔
بہت سے شہروں میں مہمان خانے بنائے۔
سرکاری اخراجات سے جو رقم بچ جاتی اس کو
ضرورت مند مسلمانوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔

(ii)

جواب:

آب و ہوا کا انسانی زندگی پر اثر

آب و ہوا

انسانی زندگی پر بہت اثر انداز ہوتا ہے۔

رہن سہن پر اثرات:-

شمالی پہاڑی علاقوں کی آب و ہوا سرد ہوتی ہے۔ وہاں کے لوگ موٹے کپڑے پہنتے ہیں۔ جبکہ میدانی علاقوں کی آب و ہوا گرم ہوتی ہے۔ اور وہاں کے لوگ پتلے کپڑے پہنتے ہیں۔ سرد علاقوں کے لوگ چست، گھورے محنت کرنے والے ہوتے ہیں۔ گرم اور خشک علاقوں والے لوگ کم قد اور محنت کرنے والے ہوتے ہیں اور گندمی رنگ کے ہوتے ہیں

خوراک پر اثرات:-

سرد آب و ہوا کے لوگ گوشت اور مچھلی کا استعمال زیادہ کرتے ہیں تاکہ اپنے آپ کو گرم رکھ سکیں۔ جبکہ گرم میدانی علاقوں کے لوگ سبزیوں اور دودھ کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ وہاں کی آب و ہوا گرم ہوتی ہے۔

آبادی:-

وہ علاقے جہاں کی آب و ہوا سخت اور شدید قسم کی ہوتی ہے وہاں آبادی کم ہوتی ہے اور وہ علاقے جہاں کی آب و ہوا معتدل اور خوشگوار ہوتی ہے وہاں کی آبادی زیادہ ہوتی ہے۔

پیشہ پر اثرات:

میدانی علاقوں کی آب و ہوا معتدل ہوتی ہے اس لیے وہاں فصل اچھی طرح سے اگتی ہے۔ اس لیے وہاں کے لوگوں کا زیادہ تر پیشہ زراعت ہے۔ جبکہ سرد علاقوں میں لوگ فصل نہیں اُگا سکتے اس لیے وہ میدانی علاقوں کا رخ کرتے ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں لوگ زیادہ تر گلہ بانی کرتے ہیں۔

---

(۱)

جواب:

مسلم لیگ کا قیام:

دسمبر ۱۹۰۶ء میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اختتام پر مسلمان رہنما نواب سلیم اللہ کی رہائش گاہ پر جمع ہوئے۔ اس اجلاس کی صدارت نواب وقار الملک نے کی۔ اس نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے حقوق کے تحفظ کیلئے ایک سیاسی جماعت بنا لیں۔ چنانچہ نواب صاحب کی اس بات پر کئی مسلمان رہنماؤں نے لبیک کہا اور یوں ۱۹۰۶ میں مسلم لیگ کا قیام عمل

میں لایا گیا۔ مسلم لیگ بنانے کی تجویز سر سلیم اللہ خان کی پیش کی تھی۔

بنیادی مقاصد:

مسلمان اور انگریزوں کے درمیان مفاہمت اور اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرنا۔
کانگریس سے دور رہنا۔
مسلمانوں کو جدید طرز تعلیم کی طرف راغب کرنا
مسلمان اور دوسرے اقوام کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنا اور ان میں خوشگوار تعلقات قائم کرنا۔
درج بالا مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے اور مسلم لیگ کو ایک جامع منظم جماعت بنانے کیلئے ۱۹۰۸ء میں مسلم لیگ نے اپنا آئین بنایا اور سر سلطان محمد آغا خان سوم کو مسلم لیگ کا پہلا صدر مقرر کیا گیا۔ نواب محسن الملک اور نواب وقار الملک کو مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری مقرر کر دیئے گئے۔

(viii):-

جواب:-

قومی یکجہتی کا مفہوم:

ہماری ثقافت کی سب سے بڑی خاصیت اس کا اسلامی رنگ ہے۔ ہماری آبادی کی غالب اکثریت مسلمان ہے اور یہ ایک مضبوط کڑی ہے جو ہمیں بھائی چارے، محبت اور دوستی کے لازوال رشتوں میں باندھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اسلام نسلی برتری، ذات پات اور علاقائی دھڑے بندیوں کی نفی کرتا ہے۔ ایک علاقے کے لوگ دوسرے علاقے کے لوگوں کے ساتھ آزادانہ میل جول اور رشتہ داریاں کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں جملہ اقلیتوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر طرح کی مراعات اور آزادی حاصل ہے۔

:(۱۷):

جواب:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد:

پاکستان کی خارجہ پالیسی ملکی مفادات اور ترجیحات کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے اگرچہ وقت کے ساتھ ساتھ

پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلیاں رونما آتی رہتی ہیں تاہم پاکستان کے راہنماؤں نے قومی مفادات کو سامنے رکھ کر خارجہ پالیسی کے چند بنیادی اصول وضع کیے ہیں۔ ان بنیادی اصولوں میں درج ذیل اہم ہیں

1. اپنی آزادی اور خودمختاری کا تحفظ۔
2. دوسروں کی آزادی، خودمختاری اور اقتدارِ اعلیٰ کا احترام۔
3. دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں داخل خل اندازی سے احتراز۔
4. بین الاقوامی تعلقات میں غیر جانبداری کے اصول کی پابندی۔
5. اقوامِ متحدہ کے منشور پر سختی سے عمل۔
6. دنیا میں بنیادی انسانی حقوق اور امن و ہم آہنگی کو فروغ دینا۔
7. نسلی امتیاز کی مخالفت اور حقِ خودارادیت کی حمایت۔
8. منصفانہ بین الاقوامی معاشی نظام کا قیام۔
9. تمام مسلمانوں کے مفادات کا تحفظ اور اتحادِ عالمِ اسلام۔
10. جنوبی ایشیا میں بہتر تعلقات استوار کرنا اور اس خطہ میں امن و سلامتی کا فروغ۔

حصہ سوم

تفصیلی سوالات و جوابات

سوال نمبر 5:-

پاکستانی شہری کے فرائض:-

پاکستان کے شہریوں کو جہاں مساوی حقوق حاصل ہیں۔ وہاں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں کیونکہ حقوق اور فرائض کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور ان میں توازن قائم کیے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستانی شہری کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں۔

1 ملک سے وفاداری:-

ایک اچھے پاکستانی شہری پر لازم ہے کہ وہ ریاست پاکستان کا

وفادار رہے اور کسی ایسی سرگرمی میں ملوث نہ ہو جو ملک کے ساتھ غداری کے زمرے میں آتی ہو۔

۲۔ قانون کا احترام:۔

ہر شہری کا اخلاقی اور قانونی فرض ہے کہ وہ تمام ملکی اور ریاستی قوانین کا احترام کرے اور کسی بھی صورت میں قانون کی خلاف ورزی نہ کرے۔

۳۔ ٹیکسوں کی ادائیگی:۔

شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے عائد کردہ تمام ٹیکس بروقت ادا کریں کیونکہ ان کی ادائیگی کے بغیر حکومتی انتظامات چلانا اور عوام کی فلاح و بہبود کیلئے ترقیاتی کام کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

۴۔ ووٹ کے حق کا صحیح استعمال:۔

ووٹ کے حق کا صحیح استعمال ہر اچھے شہری کی بنیادی ذمہ داریوں میں اہم ترین فریضہ ہے۔ شہریوں کو چاہیے کہ وہ دیانتدار اور اچھے ریکارڈ کے حامل امیدواروں کو

ووٹ دیں تاکہ ملک کا سیاسی نظام مضبوط ہو اور بدعنوانی کا خاتمہ کیا جا سکے۔

5: سماجی خدمت:

← ایک جمہوری ملک کا شہری اخلاقی طور پر اس بات کا پابند ہے کہ وہ سماجی خدمت اور معاشرے کی فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لے۔

6: قومی مفاد کی بالادستی:

← پاکستانی شہری ہونے کے ناطے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ملکی اور قومی مفاد کو ذاتی مفادات پر ترجیح دیں اور ایسی تمام سرگرمیوں سے دور رہیں جو قومی مفادات کے منافی ہوں۔

7: تعلیم کا حصول:

تعلیم کا حاصل کرنا جہاں حقوق کا حصہ ہے وہاں اس کا شمار فرائض میں بھی ہوتا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ خود بھی تعلیم حاصل کرے اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم دلوائے کیونکہ تعلیم کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔

8: **محنت:۔**

ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے اور ملک کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

سوال نمبر 5:۔

جواب:۔

پاکستان کا محل وقوع:۔

براعظم ایشیا کے نقشے پر نظر ڈالیں تو معلوم ہو گا کہ اس کے جنوب میں ایک جزیرہ نما قطعہ زمین واقع ہے جو جنوبی ایشیاء کہلاتا ہے۔ اس کو کوہ ہمالیہ اور اس کی شاخیں براعظم شمالی حصہ سے جدا کرتی ہیں۔ جنوبی ایشیاء کے شمال مغربی حصے میں سر زمین پاکستان 61° اور 76° طول بلد مشرقی اور 24° اور 37° عرض بلد شمالی کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا کل رقبہ 796096 مربع کلومیٹر ہے۔ شمالی علاقہ جات اور مغربی قبائلی علاقہ جات کو ملا کر کل رقبہ 868591 مربع کلومیٹر ہو جاتا ہے۔

پاکستان کے شمال میں کوہ ہمالیہ اور کوہ قراقرم کا پہاڑی سلسلہ ہے۔ یہاں افغانستان کے علاقے واخان کی ایک پٹی پاکستان کو تاجکستان سے جدا کرتی ہے۔ شمال مغرب میں افغانستان واقع ہے۔ مغرب میں ایران کا اسلامی ملک ہے۔ پاکستان کے شمال مشرق میں مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کے علاوہ جمہوریہ چین کے علاقے سینکیانگ اور تبت واقع ہیں۔ مشرق میں بھارت کے علاقے پنجاب اور ۲۰۱۷ء کی مردم شماری کے مطابق ہماری آبادی 207.7 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔

پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت:-

پاکستان جغرافیائی اور سیاسی لحاظ سے ایشیا کے مرکز اور دنیا کے حساس ترین خطے میں واقع ہے۔

← پاکستان کا محل وقوع بین الاقوامی تجارت، علاقائی سالمیت، اور اسلامی دنیا کے مفادات کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ دنیا کے چند ہی علاقے محل وقوع کے لحاظ سے اتنے اہم ہیں۔

← پاکستان دنیائے اسلام کے درمیان میں واقع ہے جو مغرب میں مراکش سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا

تک پھیلی ہوئی ہے۔

← شمال میں وسط ایشیا کی مسلم ریاستیں اور چین کا صوبہ سنکیانگ ہے۔ ان میں سے اکثر ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔

← جنوب مشرق کے مسلم ممالک بعض معدنی اور زرعی پیداوار کے لیے اہم ہیں۔ ان تمام ممالک کے ساتھ ہمارے تاریخی، مذہبی، ثقافتی اور تجارتی رشتے ہیں

← شمال مشرق میں پاکستان کی سرحدیں چین سے ملی ہوئی ہیں۔ چین کے ساتھ شاہراہ قراقرم کے راستے تجارت اور آمدورفت ہوتی ہے۔ شاہراہ قراقرم تجارتی اور فوجی لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

← پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب ہے جو بحرہند کا شمالی حصہ ہے۔ یہ بین الاقوامی سیاست کے لحاظ سے ہمیشہ خصوصی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ بحیرہ عرب کے کنارے کراچی کی اہم ترین بندرگاہ ہے جو بین الاقوامی بحری اور فضائی راستوں پر واقع ہونے کے باعث یورپی، ایشیائی اور افریقی ممالک کے درمیان روابط میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

← چین کی مدد سے تعمیر ہونے والی نئی بندرگاہ گوادر بھی رابطہ کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کر سکے گی۔

← ان بندرگاہوں کی سہولت کی وجہ سے پاکستان کی اہمیت

اور بڑھ گئی ہے۔

← سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے کے بعد وسطی مسلم ریاستوں اور پاکستان کے درمیان صدیوں سے پرانے رشتے بحال ہو رہے ہیں۔

← تیل، گیس، بجلی، سیاحت و ثقافت، بینک کاری، صحت و تجارت، تعلیم اور دیگر کئی شعبوں میں باہمی اشتراک اور امداد و تعاون کے معاہدے ہو چکے ہیں۔

← ایران، ترکی اور پاکستان پر مشتمل اقتصادی تعاون کی تنظیم (سابقہ آر سی ڈی) میں بھی ان ممالک اور افغانستان کو شامل کیا جا چکا ہے۔

← ان ممالک پر مشتمل قدرتی وسائل سے مالا مال وسیع و عریض خطہ مستقبل قریب میں اقتصادی ترقی اور خوشحالی سے ہمکنار ہو گا۔

← اس مقصد کیلئے آمد و رفت کے ذرائع بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

← چنانچہ افغانستان کے ساتھ کوئٹہ سے قندھار تک ریل کی پٹڑی بچھانے کا معاہدہ ہو چکا ہے۔

← وسط ایشیائی مسلم ریاستوں سے ریل کا رابطہ قائم کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔

← وسطی ایشیا اور بحیرہ کیسپین کا خطہ دنیا کے تیل و گیس کے سب سے بڑے ذخائر کا علاقہ بنایا جاتا ہے۔

ترکمانستان سے براستہ افغانستان گیس پائپ لائن
بچھانے کا معاہدہ بھی ہو چکا ہے۔

8

KHYBER PAKHTUNKHWA